دو صد پند سود مند
المعروف
دوسو کار آمد نصیحتیں
مفسرِ اعظم پاکستان، شیخ الحدیث والقرآن، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت
مُفتی مُحمّد فیضِ اَحمد اُویسی رضوی
نوراللہ مرقدہٗ
www.FaizAhmedOwaisi.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ﷺ

دوصد پند سُود مند

المعروف

دو سو کارآمد نصیحتیں

از

فیضِ ملت، آفتابِ اہلسنت، امام المناظرین، مُفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ الحافظ مفتی ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی نوراللہ مرقدہٗ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مِنْ لا نَبِیَّ بَعْدِهٖ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَا بِهٖ اَجْمَعِیْنَ

امابعد ! اگر چہ دورِ حاضرہ میں پند ونصیحت قبول کرنے والوں کی کمی ہے لیکن بمطابق خدا"پنج انگشت یکساں نکرد" بعض بندگانِ خدا اب بھی ہیں جو پند ونصیحت کو گوہر نایاب سمجھ کران پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔اہلِ اسلام سے اپیل ہے کہ فقیر کے جمع کردہ پند ونصائح کا رسالہ خود بھی حفظ کرکے احباب کو سنائیں اور بچوں، بچیوں کو بھی تاکہ وہ ابھی سے اچھی باتوں میں محو ہوکران قیمتی نصائح پر عمل کرکے آپ کے لئے دنیا اور آخرت کا بہترین سرمایہ ثابت ہوں۔

﴿حضور مفسرِ اعظم پاکستان کے نایاب اور قیمتی فرمودات﴾

۱......ہر کام اللہ کی رضا کیلئے خلوص سے کرو۔

۲......رسول اللہ ﷺ سے عشق ومحبت کا بیج دل میں بوؤ یونہی آپکے ادب اور تعظیم کو جانِ ایمان سمجھو۔

۳...... انبیاء واولیاء سے عقیدت رکھوان کے آداب اور اعزاز میں کمی نہ کرو۔ (یونہی علمائے اہلسنت کے ساتھ پیش آؤ۔)

۴......اپنے رتبے سے بڑھ کردعویٰ نہ کرو۔ہر وقت عجز وتواضع میں رہو۔

۵......جس لیاقت کا جو آدمی ہواس کی ویسی ہی عزت کرو۔

۶...... ہر اک کا حق پہچانو۔

۷......جوراز کہنے کے قابل نہ ہواُس کو منہ سے ہرگز نہ نکالو۔

۸...... دوست کی پہچان یہ ہے کہ وقتِ مصیبت کام آئے۔

۹...... احمق اور نادان آدمی کی صحبت سے کنارہ کرو۔

۱۰......عقلمند اور دانا آدمی سے دوستی کرو۔

۱۱...... نیک کام میں جس قدر ہو سکے جلد کوشش کرو۔

۱۲......جب تم کوئی بات کہو تو دلیل کے ساتھ کہو اور جھوٹا دعویٰ نہ کرو۔

۱۳......جوانی کے دن بڑے خطرناک ہیں ان میں نیکی کرنا مردانگی ہے۔

۱۴...... کسی شخص سے فضول بحث ومباحثہ مت کرو خواہ دوست ہو یا دشمن۔

۱۵...... ماں باپ کو اپنے سر پر غنیمت سمجھو۔

۱۶...... اساتذہ کی عزت باپ سے زیادہ کرو کیونکہ وہ تمہاری روح کی اصلاح کرتے ہیں۔

۱۷...... آمدنی سے زیادہ کبھی خرچ نہ کرو۔

۱۸...... سب کاموں میں میانہ روی اختیار کرو۔

۱۹......اگر کوئی شخص مہمان بن کر تمہارے گھر آئے تو اسکی خدمت کرو۔

۲۰...... اپنی آنکھ اور زبان کو ہر وقت اپنے قابو میں رکھو۔

۲۱...... اپنے پڑوسی کو ہرگز تکلیف نہ دو بلکہ اپنی طرح تصوّر کرو۔

۲۲...... اپنا لباس اور اپنا بدن پاک اور صاف رکھو تا کہ صحت اور عزت حاصل ہو۔

۲۳...... اپنی اولاد کو علم وادب سکھاؤ کہ دین ودنیا کی خوشیاں ملیں۔

۲۴...... جب کس مجلس میں کوئی بات کہنا چاہو تو خوب غور کر لو کہ وہاں وہ بات کسی کے خلاف نہ ہو۔

۲۵......کوئی بات ایسی نہ کرو کہ اہلِ محفل کی نفرت یا ناراضگی حاصل ہو۔

۲۶...... حاکم کو لازم ہے کہ انصاف کی بات کہے اگر چہ کسی بھی فریق کے خلاف ہو۔

۲۷...... اہلِ مجلس میں سے ہر اک کو اپنا ہم مذہب، اپنا دوست یا اپنے جیسا مت سمجھو۔

۲۸...... بھوک سے زیادہ کھانا کھانا مناسب نہیں یہ بات صحت کے خلاف ہے۔

۲۹...... جس بات کو تم اپنے لئے بُرا سمجھتے ہو وہ دوسروں کے لئے بھی پسند نہ کرو۔

۳۰...... کسی کی چیز کا لالچ مت کرو، حسد سے بچو، رشک کی عادت ڈالو۔

۳۱......کم بولنا، بہت سوچنا اور حسبِ ضرورت سونا دانائی کے کام ہیں۔

۳۲...... مطلب پرست دوست سے کبھی وفا کی اُمید نہ رکھو۔

۳۳...... جس کام کو تم ابھی تک نہیں کر پائے یہ مت سمجھو کہ وہ ہو گیا۔

۳۴...... جب بولنا چاہو تو خوب سوچ لو کہ یہ بات کہوں کہ نہ کہوں بولنے میں اس قدر جلدی نہ کرو جس طرح سوچنے میں۔

۳۵...... جو کام آج کرنا چاہیئے اُسے کل پہ مت چھوڑو۔

۳۶......جو شخص اپنے سے بزرگ ہو اس سے مذاق نہ کرو۔

۳۷...... بڑے عہدے والے آدمی کے رُوبرو بہت مختصر بات کرو۔

۳۸...... عوام الناس سے اس طرح بات چیت نہ کرو کہ وہ بے باک ہو جائیں۔

۳۹...... اگر کسی حاجت مند کا کوئی کام تمہارے ہاتھ یا بات سے ممکن ہو تو اسے ہرگز مایوس نہ کرو۔

۴۰...... اگر کوئی بے وقوفی کی بات تم سے صادر ہو جائے تو اسے ہمیشہ یاد رکھو کہ آئیندہ یہ غلطی دوبارہ نہ ہو۔

۴۱...... ایسا مختصر بھی نہ بولو کہ مقصد کسی کی سمجھ نہ آئے۔

۴۲...... ہر روز رات کو جب سونا چاہو تو پہلے شمار کر لیا کرو کہ آج کے دن کس قدر غلطیاں ہوئی ہیں مجھ سے تاکہ دوسرے دن اُن سے بچ سکو۔

۴۳...... اگر کوئی نیکی تم سے ہو گئی ہو تو اس کو بھول جاؤ کیونکہ اس کا یاد رکھنا غرور پیدا کرتا ہے۔

۴۴......اگر کسی کا بھلا ہوتا ہو تو بہانے مت کرو۔

۴۵......دشمن کی بھی بُرائی مت چاہو اگر ہو سکے تو اس پر کچھ احسان کر دو۔

۴۶...... نیکی کرنا کسی کے ساتھ ایسا ہے کہ گویا اس کو تمام عمر اپنا غلام بنانا ہے۔

۴۷...... بُرے آدمی کا مقابلہ نیکی سے کرنا ایسا ہے کہ گویا اس کو احسان کے قید خانے میں ہمیشہ کے لئے قید کرنا۔

۴۸...... تم بھلائی کر کے بھول جاؤ گے لیکن جس کے ساتھ تم کچھ بھلا کرو گے وہ تمہیں کبھی نہ بھولے گا۔

۴۹......جب کسی شخص سے کوئی اور شخص بات کر رہا ہو تو تم ہرگز اس کے بیچ میں نہ بولو اگر چہ تم اس سے بہتر جانتے ہو۔

۵۰...... احمق کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ وہ بغیر پوچھے بول اٹھتا ہے۔

۵۱...... اپنے مال اور اسباب کو اپنے اقارب سے ایسا چھپا کہ نہ رکھو کہ بعد تمہارے مرنے کے بھی انہیں دستیاب نہ ہو۔

۵۲...... مغرور آدمی کو کوئی پسند نہیں کرتا اگر چہ وہ بادشاہ ہی کیوں نہ ہو۔

۵۳...... غیبت کسی کی نہ کرو خصوصاً نیک آدمیوں کی بُرائی کبھی نہ کرو۔

۵۴...... جہاں مجمع ہوا سکے برخلاف بات نہ کرنی چاہئے اگر خلافِ شرع ہو تو اس سے دور رہنا بہتر ہے۔

۵۵...... اگر ہو سکے تو سخاوت پسند رہو۔

۵۶...... خود بینی، خودغرضی اور خوشامد سے بچو۔

۵۷......سستی کو پاس نہ آنے دو یہ تمام خرابیوں کی جڑ ہے۔

۵۸...... بیہودہ، طعنہ آمیز گفتگو سے پرہیز کرو اور کسی کا مذاق نہ اڑاؤ۔

۵۹......کسی آدمی کو غیر آدمیوں کے سامنے شرمندہ نہ کرو۔

۶۰...... اگر کسی کو تنبیہ کرنا ہو تو گوشہ میں تنہا بلا کر سمجھا دو۔

۶۱...... اگر کوئی شخص عیب دار ہو جیسے لنگڑا، لنجہ، کوتاہ گردن، لاغر یا دائم المرض تو اسے اپنا نوکر نہ رکھو۔

۶۲......کسی غیر کے نام کا خط ہرگز نہ پڑھو۔

۶۳......اگر کہیں سے کوئی خط آپکے نام آیا ہو تو سب کام چھوڑ کر پہلے اسکو پڑھو۔

۶۴......جس وقت کوئی شخص کچھ لکھ رہا ہو تو اسکو ہرگز نہ دیکھو جب تک وہ خود اجازت نہ دے۔

۶۵...... جو بات منہ سے نکل جائے وہ اب تمہارے اختیار میں نہیں ہے۔

۶۶...... اپنی یا اپنے کنبے کی تعریف کبھی اپنے منہ سے نہ کرو۔

۶۷...... مردوں کو عورتوں کی مشابہت نہیں کرنی چاہئے۔

۶۸...... جو زیور عورتوں کے لئے خاص ہیں مردوں کو چاہئے اس سے بچیں۔

۶۹...... مردوں کو چاہئے کہ وہ ایسا کپڑا یا زیور نہ پہنیں جو عورتوں کو زیبا دے۔

۷۰......جب تک ہو سکے لڑائی اور جھگڑا نہ کرو، صلح کرنے میں ہی ہر طرح کا امن ہے۔

۷۱...... ہر ایک کام میں جلدی کرنا بُرا ہے۔

۷۲...... جو شخص تمہاری عزت کرے تم اسکی عزت ضرور کرو۔

۷۳...... غصّہ کے وقت جو بات تم کہنا چاہو تو پہلے خوب سوچ سمجھ لو کہ اس بات سے کوئی قباحت تو برپا نہ ہوگی۔

۷۴...... مہمان کے رُوبرو کسی پر خفا نہیں ہونا چاہئے۔

۷۵...... مہمان سے کچھ کام نہ لو بلکہ اس کا کام کرو۔

۷۶...... کسی نفع یا نقصان کی صورت میں اپنے چہرے کے آثار نہ بدلو۔

۷۷...... ایسی عادت اختیار نہ کرو کہ لوگ تمہیں فضول سمجھیں۔

۷۸...... کسی کا جھگڑا اپنے ذمہ مت لو۔

۷۹...... تین چیزیں ہمیشہ اپنے ساتھ رکھو کچھ پیسے، چادر اور انگوٹھی۔

۸۰...... طرفداری وہاں تک مناسب ہے کہ خود ذلیل وخوار نہ ہو جائے۔

۸۱...... صحت ایک بڑی نعمت ہے اسے ضائع نہ کرو۔

۸۲...... شہر کے حاکم، حکیم اور ڈاکٹر سے دوستی پیدا کرو۔

۸۳...... دنیا میں اپنے آپ کو مسکین اور متواضع بنائے رکھو۔

۸۴...... ہر وقت خدا کو پیش نظر سمجھو۔

۸۵...... اپنے نفس پر قہر کرتے رہو۔

۸۶...... اللہ کی مخلوق سے انصاف کرو، کسی کی طرف داری یا کسی پر زیادتی نہ کرو۔

۸۷...... بزرگوں کی خدمت کرو اور چھوٹوں پر شفقت کرو۔

۸۸...... محتاجوں سے سخاوت سے پیش آؤ۔

۸۹...... دوستوں اور یاروں کو نصیحت کرتے رہو۔

۹۰...... دشمنوں کو معاف کرو، مسافروں سے محبت سے پیش آؤ۔

۹۱...... جاہلوں سے بضرورت بات کرو اگر وہ کچھ کہے تو خاموش رہو۔

۹۲...... جو تمہارا پیشہ ہو جہاں تک ہو سکے اُسے فروغ دو۔

۹۳...... کسی لالچ کو مدِ نظر رکھ کر علم حاصل نہ کرو بلکہ اپنا ظاہر اور باطن سنوارو۔

۹۴...... احمق کی نشانی ہے کہ وہ بہت بولتا ہے اور بغیر سمجھے جواب دیتا ہے۔

۹۵...... جو شخص ایک ہی بات بار بار دہرائے، محبت کے قول کو نہ سمجھے، تعصب کی بات کرے اور تحقیق نہ کرے وہ جاہل اور احمق ہے۔

۹۶...... عالم بے عمل ایسا ہے جیسے اندھے کے ہاتھ میں چراغ۔

۹۷...... جو شخص کسی کی غیبت تمہارے سامنے کرتا ہے وہ تمہاری غیبت کسی اور کے سامنے بھی کرتا ہوگا۔

۹۸...... جب تک زر سے کام نکلے اپنے آپ کو مصیبت میں نہ ڈالنا چاہیئے۔

۹۹...... نہ اتنا لطف کرو کہ کہ لوگ اسیر بن جائیں اور نہ اس قدر نرمی کرو کہ لوگ دلیر ہو جائیں۔

۱۰۰......ظالم حاکم دشمن ہے ملک کا ایسے ہی زاہد بے عمل ہے دشمن دین کا۔

۱۰۱...... امانت میں خیانت بہت بُری بلا ہے۔

۱۰۲......سب سے بڑی نصیحت یہ ہے کہ بندہ جھوٹ نہ بولے۔

۱۰۳......جس نے اپنی زبان قابو میں کی اس نے کئی مصائب اپنے اختیار میں کر لئے۔

۱۰۴......لالچ ہلاکت کا سبب ہے۔

۱۰۵......بہتر مال وہ ہے جس سے عزت بنی رہے۔

۱۰۶......جہالت سب سے بڑی مصیبت ہے۔

۱۰۷......بُری صحبت سے بہتر ہے کہ انسان تنہا رہے۔

۱۰۸...... اچھی کتاب وہ ہے جس کے پڑھنے سے انسان اپنا محاسبہ کرے، اپنی اچھائیاں برائیاں کتاب میں ڈھونڈھ سکے اور خدا کی پہچان ہو سکے۔

۱۰۹......حکیم کی آزمائش غصّہ کے وقت کرو اور شجاع کی جنگ کے وقت اور دوست کی ضرورت کے وقت۔

۱۱۰......خیرات ایسے کرو کہ دائیں ہاتھ سے خیرات کرو تو بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو۔

۱۱۱......نیک کاموں میں ثابت قدمی اختیار کرو تا کہ انجام اسکا بھلا ہو۔

۱۱۲......جو شخص کسی کی بُرائی خوش ہو کر سنتا ہے وہ غیبت کرنے والوں میں شمار ہوتا ہے۔

۱۱۳......جلدی کا کام ندامت کا باعث اور سوچ سمجھ کے کام کرنا راحت کا باعث ہے۔

۱۱۴......جو شخص آرام کی قدر نہیں کرتا وہ بہت رنج اُٹھاتا ہے۔

۱۱۵......ہر اک بات پر ہنسنا اور ہر ایک بات سے نفرت کرنا بیوقوفوں کی خصلت میں شمار ہوتا ہے۔

۱۱۶......تقدیر کے لکھے پر ہمیشہ صبر کرنا چاہئے (جیسے موت، رزق وغیرہ)۔

۱۱۷......جو شخص کوشش کرتا ہے وہ اپنا مطلب ضرور حاصل کرتا ہے۔

۱۱۸......جو صبر کرتا ہے وہ فتح پاتا ہے۔

۱۱۹......وقت بہت قیمتی شے ہے کوئی گھڑی اسکی بیکار نہ جانے دو۔

۱۲۰......خدا اور موت کو ہمیشہ یاد رکھو اور نیکی جو تم نے کی یا کسی نے تم سے بُرائی کی ہوا سے ہمیشہ بھول جاؤ۔

۱۲۱......جو شخص زبان شیریں اور اخلاق سے بات کرتا ہے اس سے ہر کوئی خوش ہوتا ہے۔

۱۲۲......لالچ ذلّت کی اور بدمزاجی دشمنی کی کنجی ہے۔

۱۲۳......جب تک انسان زندہ ہو اسے ہمیشہ اپنے علم کی ترقی کرنی چاہئے۔

۱۲۴......عقلمند کو ایک اشارہ کافی ہوتا ہے اور جاہل کو سزا دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔

۱۲۵......عاجزی سے عزت بڑھتی ہے اور تکبّر سے رتبہ گھٹتا ہے۔

۱۲۶......دوست سے قرض لینے میں کبھی رنج بھی ہو جاتا ہے اسلئے دوست سے نہیں لینا چاہئے۔

۱۲۷......کمینے کو جب کوئی عہدہ ملتا ہے تو تکبر کرتا ہے اور جب حاکم بنتا ہے تو ظلم کرتا ہے۔

۱۲۸......اپنے مزاج کو قابو میں رکھو عزت کے قابل بن جاؤ گے۔

۱۲۹......عقلمند شخص وہ ہے جو غیروں کو مصیبت زدہ دیکھ کر خود نصیحت یاب ہوتا ہے۔

۱۳۰......اللہ کی عبادت ہر غم کا علاج ہے۔

۱۳۱......تلوار کا زخم جسم پر لگتا ہے اور گناہ کا روح پر۔

۱۳۲......جو لوگوں کو شکریہ نہیں کہتا وہ اللہ کا شکر ادا نہیں کرتا۔

۱۳۳......مومن کی نیّت اسکے عمل سے بہتر ہے۔

۱۳۴......بھوکا اگرچہ دشمن بھی ہو تو اسے بھی کھانا کھلانا چاہیئے۔

۱۳۵......عبادت وہ کرتا ہے جسے خوف ہو خدا کا۔

۱۳۶......انسانوں کے لئے بہترین ہستی اسکی اپنی ماں ہے۔

۱۳۷......خودغرض انسان سے کبھی بھلائی کی امید نہ رکھو۔

۱۳۸......دو مسلمانوں میں صلح کروانا بہترین عبادت ہے۔

۱۳۹......زبان کی حفاظت دولت کی حفاظت سے زیادہ مشکل ہے۔

۱۴۰......وہ زندگی بیکار ہے جو کسی کے کام نہ آسکے۔

۱۴۱......سب سے بڑی نصیحت موت ہے اگر سمجھو تو۔

۱۴۲......جو اپنی آنکھ کو حرام سے محفوظ رکھتا ہے اسکی آنکھ کو دونوں جہاں میں صدمہ نہ ہوگا۔

۱۴۳......اللہ تبارک وتعالیٰ سے غافل ہونا آگ میں جانے سے زیادہ سخت تر ہے۔

۱۴۴......وہ شب بیکار ہے جس میں عبادت نہ کی جائے۔

۱۴۵......نیک ہمسایہ دور کے رشتہ دار سے بہتر ہے۔

۱۴۶......فضول خرچی بہتر ہے دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلانے سے۔

۱۴۷......زندگی ایک سفر ہے اسے اچھی کیفیت سے مکمل کرو۔

۱۴۸......دل آزاری سب سے بڑا گناہ ہے۔

۱۴۹......تکبّر کرنے والا اپنے منہ کے بل گرتا ہے۔

۱۵۰......اولاد کے لئے ماں باپ قبلہ ہیں اور استاد اور مرشد اِس سے بھی بڑھ کر ہیں۔

۱۵۱......اللہ کی نافرمانی کا انجام نہایت خوفناک ہے۔

۱۵۲......تمام بُرائیاں نفسانی خواہشات سے پیدا ہوتی ہیں۔

۱۵۳......وہ شخص نافرمان ہے خدا کا، جو احسان کر کے جتائے۔

۱۵۴......جب تک کسی سے گفتگو نہ ہو اسے اُپنے سے حقیر نہ سمجھو۔

۱۵۵......توبہ بوڑھے سے خوب مگر جوان سے خوب تر ہے۔

۱۵۶......جو جنّت کی خواہش کرتا ہے وہ بھلائی کی طرف جلدی کرتا ہے۔

۱۵۷......احمق کی عقل اسکی زبان کے پیچھے اور عقلمند کی زبان اسکی عقل کے پیچھے ہوتی ہے۔

۱۵۸......انتقام کی قوّت رکھتے ہوئے غصے کو پی جانا افضل جہاد ہے۔

۱۵۹......اگر کسی کو تمہارے بارے میں اچھا خیال ہو تو اسے اچھا کر دکھاؤ۔

۱۶۰......احسان ایک ایسی نیکی ہے جس کا اجر بہت زیادہ ملتا ہے۔

۱۶۱......دوسروں کے حالات دیکھ کر نصیحت حاصل کرنے والا عقلمند ہے۔

۱۶۲......مصائب کا مقابلہ صبر سے اور نعمت کی حفاظت شکر سے کرو۔

۱۶۳......نعمت کا ملنا بھی آزمائش ہے کہ کون کتنا شکر گزار ہے۔

۱۶۴......بُری عادت پر غالب آنا کمال عبادت ہے۔

۱۶۵......اگر آنکھیں روشن ہے تو ہر روز یوم ِمحشر ہے۔

۱۶۶......نیک لوگوں کو دشمنوں سے بھی نفع حاصل ہوتا ہے۔

۱۶۷......مسکراہٹ روح کا دروازہ کھول دیتی ہے۔

۱۶۸...... جسے امانت کا پاس نہیں اس کا ایمان نامکمل ہے۔

۱۶۹......جس نے آرزوؤں کو طویل کیا اس نے عمر کو خراب کیا۔

۱۷۰......اُس خیال کو دل میں نہ لاؤ جو اپنا فائدہ سوچتا ہے۔

۱۷۱......غصّہ ہمیشہ حماقت پہ شروع ہو کر ندامت پہ ختم ہوتا ہے۔

۱۷۲......دینی علم ایسا بادل ہے جس سے رحمت ہی رحمت برستی ہے۔

۱۷۳......ایثار افضل ترین عبادت اور بلند ترین سرداری ہے

۱۷۴......دوست نما دشمن زیادہ خطرناک ہے۔

۱۷۵......آخرت نیک لوگوں کی کامیابی اور دنیا بد بخت لوگوں کی آرزو ہے۔

۱۷۶......انسان سیرت سے حسین ہے نہ کہ صورت سے۔

۱۷۷......زبان کی حفاظت کرو سونے چاندی سے بڑھ کر۔

۱۷۸......زیادہ خواہش والے کا پیٹ نہیں بھرتا۔

۱۷۹......جس نے تھوڑے پر قناعت کی وہ صابر ہو گیا۔

۱۸۰......اللہ کے پیارے کی عادت کم کھانا، کم سونا، اور کم بولنا ہے۔

۱۸۱......انسان وہ ہے جس کو شرم وحیا کا احساس دامن گیر ہوتا ہے۔

۱۸۲......خوش اخلاقی روح میں بسنے والی خوشبو ہے۔

۱۸۳......محتاج کو مہلت دینا کوئی احسان نہیں بلکہ عدل اور انصاف ہے۔

۱۸۴......فقیر کا ایک درہم صدقہ دولت مند کے لاکھ درہم صدقہ سے بہتر ہے۔

۱۸۵......بیکار بیٹھنے سے زندگی کی مشکلات بڑھتی ہیں۔

۱۸۶......تین چیزوں کی محبت مضر ہے نفس، زندگی اور مال۔

۱۸۷......مال سے جسمانی صحت افضل ہے اور صحت سے افضل قلب کی پرہیز گاری ہے۔

۱۸۸......تو دنیا کمانے میں مصروف ہے اور دنیا تجھے یہاں سے نکالنے میں سرگرم ہے۔

۱۸۹......سب سے زیادہ سخت گناہ وہ ہے جو نظر میں سب سے چھوٹا ہے۔

۱۹۰...... جسمیں ادب نہیں اس میں بُرائیاں ہی بُرائیاں ہیں۔

۱۹۱......عقلمند سوچ کے بولتا ہے اور بے وقوف بول کے سوچتا ہے۔

۱۹۲...... وہ علم بے کار ہے جس پر عمل نہ کیا جائے۔

۱۹۳......ہر نیک کام کرنے سے دل کو سکون ملتا ہے۔

۱۹۴......کسی کا مذاق اُڑانا خطرہ ہے کہیں آپ اس مصیبت میں نہ پھنس جائیں۔

۱۹۵......نشہ اگرچہ سانپ نہیں مگر سانپ سے زیادہ خطرناک ہے۔

۱۹۶......دنیا کی رنگینیوں میں کھو کر اپنی آخرت برباد نہ کرو۔

۱۹۷......دوستوں پر احسان کر کے اور دشمنوں کی تواضع کر کے انہیں گرویدہ بناؤ۔

۱۹۸......کسی کے ساتھ نیکی کر کے یہ نہ سمجھو کہ میں نے احسان کیا بلکہ یہ سوچو کہ اللہ نے میرے حق میں بہتر ارادہ فرمایا ہے۔

۱۹۹......اپنے بڑوں کی عزت کرو آپ کے چھوٹے آپ کی عزت کریں گے۔

۲۰۰...... اللہ عزوجل ہمارے لئے کافی ہے اور محمد ﷺ ہمارے لئے شافی ہیں۔

تمت بالخیر

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ

۲۴ رجب ۱۴۲۸ھ بروز جمعہ